ڈاکٹر صوفی محمد ضیاء الحق مرحوم .....

(ادارتی نوٹ)

عربی زبان و ادب کے مایۂ ناز استاد ڈاکٹر صوفی محمد ضیاء الحق صاحب ، عین عیدالاضحیٰ کے روز ، (۱۰ ذی الحجه۱۴۰۹ھ ۱۴ جـولائی ۱۹۸۹ء) کو لاهور میں وفات پا گئے ـ انا لله و انا الیه راجعون ـ میت ، مرحوم کی وصیت کے مطابق ، اُن کے آبائی گاؤں کٹھاله (گجرات) لے جائی گئی جهاں انهیں ان کے والد گرامی مولانا اصغر علی روحی اور دیگر اهل خانه کے جوار میں دفن کر دیا گیا :

ناز بر خویش کن اے خاک کٹھاله تا حشر
که سپردیم بتو مهر درخشـانے را

ڈاکٹر صوفی محمد ضیاء الحق ، ۲۲ نومبر ۱۹۱۱ء کو لاهور هی میں پیدا هوئے اور وهیں تعلیم پائی ـ آپ نے عربی ، فارسی ، اردو ، اور علوم اسلامیه میں ایم ـ اے کے علاوه ، ایم ـ او ـ ایل ، مولوی فاضل ، منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحانات بھی امتیاز کے ساتھـ پاس کئے اور طلائی و نقرئی تمغے حاصل کئے ـ بعد ازاں عربی میں پی ایچ ـ ڈی کی ـ

عربی کے ایک استاد کی حیثیت سے آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز ۱۹۳۷ء میں گورنمنٹ کالج جھنگ سے کیا جهاں آپ ۱۹۴۲ء تک رهے ـ ۱۹۴۲ء میں آپ کا تبادله گورنمنٹ کالـج منٹگمـری (اب ساهیوال) هو گیـا جهاں آپ نے مسلسـل ۱۹۵۸ء تک تدریس کے

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

فرائض انجام دیئے ـ ۱۹۵۸ء میں گورنمنٹ کالج لاهور تشریف لائے اور ۱۹۷۰ء تک صدر شعبه علوم عربیه و اسلامیه کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے بعد وهیں سے ریٹائر هوئے ـ اسی زمانے میں آپ ایک طویل عرصه اورئنٹیل کالج لاهور میں عربی ایم ـ اے کی تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رهے ـ بعد ازاں ایک سال کے لگ بھگ ماهر مضمون عربی و اسلامیات کی حیثیت سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاهور سے منسلک رهے ـ

مولانا اصغر علی روحی کی ذات علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نهیں ـ ڈاکٹر صوفی صاحب صحیح معنوں میں مولانا کے خلف الرشید اور علمی جانشین تھے ـ آپ تدریس کا فطری ملکه رکھتے تھے اور آپ کی توجه بھی تصنیف و تالیف سے بڑھ کر تدریس هی پر رهی ـ

چنانچه آپ کا علمی ورثه صفحۂ قرطاس سے زیاده آپ کے هزاروں شاگردوں کے سینوں میں محفوظ ہے جو ان شاء الله ایک صدقه جاریه کی طرح نسل در نسل منتقل هوتا رهے گا ـ جن لوگوں کو ڈاکٹر صوفی صاحب سے تلمّذ کی سعادت حاصل هوئی ہے وهی ان کے تبحر علمی ، بے لوث لگن ، محبت ، دل سوزی اور کمال تدریس کو حقیقی معنوں میں سمجھ سکتے هیں ـ عربی زبان و ادب کے وقائق پر ان کی گرفت بے مثل تھی اور وہ اسے بےمثل طریقے هی سے دوسروں تک منتقل بھی کر سکتے تھے ـ

مطبوعه اور غیر مطبوعه علمی مقالات و مضامین نیز بعض نصابی کتب کے علاوه تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ نے بیس برس سے زائد عرصے تک کمال جانکاهی سے اپنی توجه ، ابن خلکان کے شهرۂ آفاق شهکار ,,وفیات الاعیان ،، پر مرکوز رکھی ـ اور نه صرف اس کتاب میں وارد هونے والی آیات، احادیث، اشعار ، اعلام ، امثال ،

اماکن ، انساب ، قبائل ، مباحث علمیه وغیره وغیره کے مبسوط اشاریے تیار کئے بلکه مؤلّف کی زندگی اور کتاب کے مصادر وغیره پر نایاب تحقیقی معلومات بھی فراهم کیں ۔

علاوه ازیں کتاب کی گمشده عبارات کا دیگر مصادر سے سراغ لگایا نیز خود مؤلّف کی علمی فروگزاشتوں کی نشاندهی کی ۔ ,,وفیات الاعیان،، کے انگریزی اور اردو تراجم پر بھی تنقیدی نگاه ڈالی اور اغلاط کی اصلاح فرمائی ۔ ,,وفیات الأعیان ،، علوم عربیه و اسلامیه نیز تاریخی تحقیق کے سلسلے میں جس اهمیت کی حامل ہے اس کا اظهار کرنے کے لئے نکلسن نے سرولیم جونز کی رائے سے اتفاق کرتے هوئے کہا ہے که :

"it is the best general biography ever writen"

(R.A. Nicholson, A literary History of the Arabs, Cambridge, 1956, P. 452.

تاهم اس کتاب میں بکھری هوئی بیش بہا اور متنوع معلومات سے استفاده کرنا آسان نه تھا ۔ ڈاکٹر صوفی صاحب کے اس عظیم الشان کام کے بعد ,,وفیات الاعیان ،، کی معلومات سے استفاده ایسا هی سهل هو گیا ہے جیسے لغت سے کسی لفظ کے معنی تلاش کرنا ۔ تاهم افسوس ہے که آخری عمر میں دس برس سے زائد عرصه شلل رعاشی (Parkinsonism) میں مبتلا رهنے کے سبب آپ کا یه مدت العمر کا کام مکمل هو جانے کے باوجود آخری ترتیب کے مرحلے سے نه گزر سکا ۔ اب وطن عزیز میں علم و تحقیق سے تعلق رکھنے والے هر حلقے کے ذمے یه قرض ہے که یه جانکاه تحقیق جو ایک جماعت کا کام تھا اور جسے ایک غیر معمولی فرد نے بےپناه محنت اور عرق ریزی سے تکمیل کو پہنچا دیا آخری ترتیب کے مراحل سے گزر کر جلد از جلد منظر عام

پر آ جائے ۔ اس کام کی اشاعت ایک طرف تو مؤلّف مرحوم کی عظمت علمی کا وہ نقش دوام جریدۂ عالم پر ثبت کرے گی جو ان کا ہمیشہ سے حق تھا مگر جو ان کی درویشی ، نفی ذات اور نام و نمود سے فرار کے باعث نگاہ عالم سے پوشیدہ رہا ۔ اور دوسری طرف عربی زبان و ادب کے میدان میں عالمی سطح پر وطن عزیز پاکستان کا نام روشن کرنے کا سبب بھی بنے گی ۔

ڈاکٹر صوفی صاحب عربی ، فارسی اور اردو کے قادر الکلام شاعر بھی تھے لیکن انھوں نے اپنے اس فن کو حلقۂ آشنایاں سے باہر کبھی نکلنے نہ دیا ۔ فن تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل تھا ۔ ایک زمانے میں جفر ، رمل ، نجوم کے علوم پر بھی تحقیقی نگاہ ڈالی اور اچھی خاصی دستگاہ حاصل کر لی لیکن عملاً ان میں انہماک کو پسند نہ فرمایا اور جلد ھی ان علوم سے دستکش ہو گئے ۔

علمی عظمت کے علاوہ انسانی سطح پر بھی ڈاکٹر صوفی صاحب کی شخصیت ایسے اوصاف کا مرقّع تھی جو اب نایاب نہیں تو انتہائی کم یاب ضرور ھیں ۔ کسب حلال کو وہ زندگی میں بنیادی اھمیت دیتے تھے چنانچہ جو فرائض بھی کبھی انھیں سونپے گئے انھوں نے خوف و طمع سے یکسر بے نیاز ہو کر کمال جانفشانی و دیانتداری سے انجام دیئے ۔ ایسی جامع کمالات شخصیات روز روز پیدا نہیں ہوتیں ۔ ڈاکٹر صوفی محمد ضیاء الحق صاحب کی وفات ایک فرد کی وفات نہیں ایک روایت اور ایک عہد کا اختتام ہے ۔

وما کان قیس ھلکه ھلک واحد

ولکنه بنیان قوم تهدّ ما

●●●